السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جوگناہ تصوراتی طور پر سرزد ہوا اور عملاً اس کا ارتکاب نہ ہوا ہو کیا وہ قابل گرفت ہے ؟

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

تصوراتی گناہ پر گرفت نہیں اور اگر عزم وجزم اور مصمم ارادہ ہو چکا ہے تو گرفت ہے حدیث میں ہے ۔

«اذا التقی المسلمان بسیفیهما فالقاتل والمقتول فی النار» قیل: ہذا القاتل فما بال المقتول؟ قال: «انه کان حریصا علی قتل صاحبه»

قرآن میں ہے ۔

أَن تَشيعَ الفـٰحِشَةُ ١٩ ... سورة النور

نیز فرمایا:

اجتَنِبوا كَثيرًا مِنَ الظَّنِّ ١٢ ... سورة الحجرات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلہ ہذا پر نہایت عمدہ انداز میں بحث کی ہے جو لائق مطالعہ ہے ملاحظہ ہو۔ (فتح الباری 11/327۔328)

حدیث میں حرص کو قابل گرفت شمار کیا گیا ہے جب کہ آیات میں حب اور ظن پر مواخذہ ہے یہ سب افعال قلوب میں سے ہیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

# ج1ص875

## محدث فتویٰ